جناب حافظ منظور صاحب ودیگر احباب سفر

9/3/17 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ احباب دعوت وتبلیغ پر جو حالات آئے ہوئے ہیں۔ وہ اب کسی بھی ذی عقل وشعور سے مخفی نہیں ہیں۔ اسکے محرکات اور دواعی کو کام میں مسلسل لگے ہوئے آپ حضرات ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔

ہم خلوص نیت اور دعوت کی عالی محنت کی عظمت کو پیش نظر رکھ کر صرف ایک مشورہ دینا چاہتے ہیں۔

عام طور سے عمومی انتشار کی فضاء کا سبب جہاں تک ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ عمومی اور خصوصی مجامع میں ہمارے ذمہ داران واحباب اختلاف، ونوعیت اختلاف، اثبات امارت وتردید شوریٰ کو بے دھڑک بیان کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ مجمع جو کچھ دلچسپی رکھتا ہوا سکے لئے بھی اور جو اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہو وہ اس سے محظوظ ہو رہے ہیں۔ اور ہنسی مزاق کا موضوع بنا رہے ہیں اور اسکا تاثر اتنا گہرا ہو رہا ہے کہ آپسی اختلاف بغض وعداوت کا سبب بن رہا ہیں۔

حالانکہ عمومی اور خصوصی مجلسوں اور کام کرنے والے ساتھیوں کے سامنے کیا بات کرنا ہے، ہمارے اکابر ہمیں سکھلا گئے ہیں۔

مولانا محمد الیاس صاحبؒ اور انکی دینی دعوت نامی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلسوں اور مجامع میں دینی کی بات وہ شخص کرے جس پر فکر کا اتنا غلبہ ہو کہ وہ اس بات کو بیان کرنا اپنی طبعی حاجتوں کے پورا کرنے سے زیادہ ضروری سمجھتا ہو۔ کس قسم کی باتیں کریں اسکی طرف بھی رہنمائی کی گئی ہے۔ سوانح حضرت جی مولانا محمد یوسفؒ سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ مجمع سے جو صاحب بات کریں وہ مجمع اور ساتھیوں کو اپنا دین سیکھنے کیلئے جان اور مال کی قربانی دینے پر آمادہ کرسکیں۔ صرف اور صرف آخرت کی فکر دلائیں۔ اپنا دین سیکھنے کا شوق دل میں پیدا کریں۔ قبر اور حشر کے حالات بیان کریں۔

اس بات کہ پیش نظر ہمیں بالکل مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ عمومی اور خصوصی مجلسوں میں دور کی کوڑیاں لاکر اور اپنے زبان وبیان کا سکہ جما کر ان موضوعات اور دعوت کی فکروں سے ہٹ کر باتیں کی جائیں۔ ہمارے نزدیک موجودہ فتنے سے بچنے کا علاج یہی ہے کہ حضرت مولانا الیاس صاحبؒ، حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ اور حضرت مولانا انعام الحسنؒ صاحب کے بتائے ہوئے اصولوں پر اپنی جان مال اور اوقات کو لگایا جائے اور مقام پر رہ کر مقامی کاموں کو تن من دھن سے کیا جائے۔

نیز خاص طور پر علماء دیوبند سے استفسار کی صورت میں جن باتوں کی نشاندھی اکابر دیوبند نے کی ہے اور دیگر جامعات ومدارس نے اسکی توثیق کی ہے۔ خاص طور پر ان باتوں کو عمومی اور خصوصی مجلسوں میں بیان نہ کیا جائے۔

رہی بات حقیقت حال بیان کرنے کی تو دراصل یہ فریقین کا کام ہے کہ وہ آمنے سامنے بیٹھ کر ایک دوسرے سے بالدلائل گفتگو کریں۔

کام کرنے والے ساتھیوں کے سامنے اسطرح کی باتیں آنے سے وہ نتیجۃً کام ہی سے متنفر ہونگے۔

ہم آپ سے اور تمام احباب سفر سے عاجزانہ التماس کرتے ہیں کہ ہر جگہ ان باتوں کا خیال تو ضرور فرمائیں۔ لیکن شہر مالیگاؤں میں ہونے والے ناسک ضلع کے اجتماع کے دوران عمومی یا خصوصی مجالس میں اصول سے ہٹ کر اختلاف وانتشار کی باتیں خاص طور پر اثبات امارت وتردید شوریٰ یا تردید امارت واثبات شوریٰ کے سلسلے میں کوئی بات نہ کی جائے اور نہ ایسے کسی شخص کو طے کیا جائے جس پر دعوت کی فکر و درد اور امت کی کڑھن کی بجائے اس قسم کی متنازعہ گفتگو کا غلبہ ہو

یہ بات دھیان رہے کہ مالیگاؤں ایک حساس شہر ہے یہاں پر کسی بھی قسم کی ایسی گفتگو جس میں مذکورہ باتیں پائی جائیں، اسکے خطرناک اثرات مرتب ہونگیں۔

من جانب علمائے شہر مالیگاؤں ضلع ناسک۔